برطانیہ سے ایک خط

مکرمی ایڈیٹر صاحب

اسلام اور مغرب [مغرب اور اسلام] میری نظر سے گزرتا رہتا ہے جو الحمدللہ ایک بہت اچھی کوشش ہے تاہم میرا خیال ہے کہ موجودہ صورت میں یہ ''مغرب'' ہے نہ کہ اسلام۔ آپ اپنے مترجمین سے درخواست کر سکتے ہیں کہ جس مضمون یا مقالے کا وہ ترجمہ کریں اس پر اپنی طرف سے مختصر تبصرہ بھی کریں۔ مجھے ڈر ہے کہ شائد آپ کے تمام قارئین مغربی جدلیات کے نفاق سے پوری طرح آگاہ نہیں ہوں گے۔ چنانچہ [جریدے کے مطالعے سے] جو تاثر وہ حاصل کریں گے وہ ہر دو صورتوں میں نادرست ہوگا: خواہ وہ مغرب کو برائی سمجھیں یا یہ کہ مغرب تبدیل ہو رہا ہے۔ اپنے رسالے میں آپ جان اسپوزیٹو سے برنارڈ لیوس تک ماہرین کے ایک بڑے حلقے سے استفادہ کرتے ہیں اور یہ دونوں ماہرین جو کچھ کر رہے ہیں اس سے آگاہ ہیں۔

یہ [مذکورہ بالا] تنقید یا تبصرہ اداریے میں بھی سمویا جا سکتا ہے اور اگر ایسا کرنا مشکل ہو تو ہر مضمون کے شروع یا آخر میں بھی دیا جا سکتا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ کو کس طرح کا ''فیڈ بیک'' ملتا ہے تاہم میرے خیال میں آپ کا مکالمہ دوطرفہ ہونا چاہیے نہ کہ یک طرفہ۔

دوسری بات رسالے کے عنوان کے بارے میں ہے۔ اگرچہ اب دیر ہوگئی ہے تاہم مجھے امید ہے کہ ہم اس ''تضاد'' اور ''باہمی امتیاز'' سے نکل سکتے ہیں جس کا اظہار اس عنوان سے ہوتا ہے۔ ''مغرب'' صرف ''مغرب'' کے لیے ہے لیکن اسلام کو مشرق یا مغرب کے ساتھ مخصوص نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ یہ اصطلاح [مغرب اور اسلام] دونوں کے درمیان نہ صرف ایک خود ساختہ رکاوٹ کی نشان دہی کرتی ہے بلکہ اسے برقرار بھی رکھے ہوئے ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اکثر [جدید] اسلامی اصطلاحیں سیکولر اصطلاحوں کا محض ترجمہ ہوتی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اسلام کی وضاحت بھی اسلامی اصطلاحوں کے بجائے سیکولر (لادینی) اصطلاحوں سے کرتے ہیں، چنانچہ اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں اگر ہم چند قدم سے زیادہ آگے بڑھنے کے قابل نہیں رہے۔ جب آپ کسی چیز کی وضاحت کر چکتے ہیں تو آپ کو کسی اور چیز کی

وضاحت کرنے کے لیے کہا جاتا ہے تاہم اگر آپ ان تمام سوالات کی فہرست بنائیں جو اسلام کے روز اول سے آج تک اسلام کے بارے میں اٹھائے جارہے ہیں تو آپ دیکھیں گے کہ انداز مختلف ہوسکتا ہے لیکن ایک ہی طرح کے سوالات بار بار دہرائے جاتے ہیں۔ دوسری طرف کسی بھی معقول سوال کا جواب دیتے ہوئے ہمیں دوسروں کے سامنے سب سے پہلا بنیادی سوال یہ رکھنا چاہیے کہ ''آخر آپ سوچتے کیوں نہیں؟'' قرآن بار بار یہی پوچھتا ہے۔

بہرحال یہ میرے کچھ منتشر خیالات تھے۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

محمد حاشر فاروقی

لیسٹر برطانیہ

۲۶ جون ۲۰۰۰ء

الحمدللہ آپ نے مغرب اور اسلام کے تقابل کے بارے میں جو خیالات ظاہر کیے ہیں، ہماری فکر بھی بعینہٖ وہی ہے۔ اس کا تذکرہ ہمارے ایک سابقہ اداریہ میں کیا جاچکا ہے ملاحظہ ہو شمارہ نمبر ۱ (مدیر)